سوال

یادکررہا(200)؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ب کسی انسان کو چھینک آتی ہے تو کیا اسے کوئی یاد کر رہا ہوتا ہے ؟ ہمارے ایک دوست کو چھینک آئی تو انہوں نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں نے ان سے کہا : یہ تم نے کیا کہا ہے ؟ " الحمد للہ " کہنا چاہیئے تو انہوں نے کہا : میں بھی یہی کہا کرتا تھا مجھے کسی عالم نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہئے کیونکہ کوئی (برے الفاظ میں) یاد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نک آنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیئے ۔ حدیث نبوی ہے :

(إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ) (بخاری ، الادب ، مایستحب من العطاس ، ح : 6223)

چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کسی کو چھینک آئے تو وہ اللہ کی تعریف کرے تو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ چھینک کا جواب دے ۔ ''

و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی تو آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا ۔ تو اس آدمی نے کہا : اللہ کے رسول ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا مگر میری چھینک کا جواب نہیں دیا ؟ تو آپ نے فرمایا :

(ان ہذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ) (ایضا ، لایشمت العاطس اذا لم یحمد اللہ ، ح : 6225)

نے اللہ کی تعریف کی تھی اور تم نے اللہ کی تعریف نہیں کی تھی ۔ ''

آنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کے مختلف الفاظ احادیث میں ملتے ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے تو اس کا مسلمان بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) جب وہ اسے یرحمک اللہ کہہ دے تو وہ کہے :

(یہدیکم اللہ ویصلح بالکم) (ایضا ، اذا عطس کیف یشمت ، ح : 6224)

کو ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کرے ۔ ''

بعض احادیث میں (الحمد للہ علی کل حال (ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے) کے الفاظ بھی ملتے ہیں ۔ (ترمذي : 2738)

بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا :

(الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ) (ایضا ، ح : 404)

اللہ کے لیے ہے ، تعریف بہت زیادہ ، پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے جس پر برکت نازل کی گئی ہے جس طرح ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے ۔ ''

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا :

یہ الفاظ کس نے کہے ہیں ؟ میں نے عرض کی : میں نے کہے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

سم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! تیس سے زیادہ فرشتے اس (کلام) کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے ۔ ''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ الفاظ کہے جائیں تو اور زیادہ ثواب ملتا ہے ۔

مذکورہ بالا تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ چھینک آنے پر " الحمد للہ " کہنا چاہیئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا بعض لوگ چھینک آنے پر سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ۔ دوسری یہ بات بھی غلط ہے کہ جب چھینک آتی ہے تو کوئی یاد کر رہا ہوتا ہے ۔ چھینک تو جسمانی مسئلہ ہے جس کا تعلق انسان کے نظا

کئی دفعہ کوئی یاد کر رہا ہوتا ہے مگر چھینک نہیں آتی ۔

یاد نہ کر رہا تب بھی چھینک آ جاتی ہے ، بعض دفعہ کسی کو جاننے والے دو چار یا آٹھ دس آدمی ہوتے ہیں ان میں سے کتنے ہوں گے جو رات کے دو بجے اسے یاد کر رہے ہوں گے مگر چھینک تو اس وقت بھی آ جاتی ہے ۔

بات درست ہو تو پھر تو جس سے دشمنی کرنی ہو اُسے یاد کرنا شروع کر دیا جائے تاکہ وہ ہر وقت چھینکیں ہی مارتا رہے اور اپنا کوئی کام نہ کر سکے بلکہ چھینکیں مار مار کر بے ہوش ہو جائے !

بعض اوقات سورج کی طرف ترچھا دیکھنے سے بھی چھینک آ جاتی ہے ۔

بعض چیزوں کو سونگھنے سے بھی چھینکیں آتی ہیں ۔

بعض اوقات آدمی کو علاج کے طور پر بھی چھینکیں دلوائی جاتی ہیں۔

یعنک کو روکنا درست نہیں مگر آدمی روکنا چاہے تو ایک خاص وقت میں ناک بند کر کے روک بھی سکتا ہے، تو کیا ناک بند کرنے سے یاد کرنے والے کا منہ بھی بند ہو جاتا ہے کہ وہ یاد کرنا چھوڑ دیتا ہے!

مزید برآں چھینک تو دو چار سیکنڈ کی بات ہوتی ہے جبکہ اتنے وقت میں کوئی کسی کو کیا یاد کر سکتا ہے۔ لہذا یہ بات ہر لحاظ سے قطعی طور پر غلط ہے کہ جب چھینک آتی ہے تو کوئی یاد کر رہا ہوتا ہے۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی]

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 628

محدث فتویٰ